مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

# ختمِ نبوّت

کراچی


## اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے


۱۴ تا ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۳ء مطابق ۶ تا ۱۲ محرم الحرام ۱۴۰۴ھ

## خصائل نبوی ﷺ

# حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سالن کا ذکر

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ

۱۶- حدثنا واصل بن عبد الاعلی حدثنا محمد بن فضیل عن ابی حیان التیمی عن ابی زرعۃ عن ابی ھریرۃ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلحم فرفع الیہ الذراع وکانت تعجبہ فنھش منھا۔

۱۶- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کہیں سے گوشت آیا اس میں سے دست (یعنی بونگ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دست یعنی بونگ کا گوشت پسند بھی تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دانتوں سے کاٹ کر تناول فرمایا۔ (یعنی چھری وغیرہ سے نہیں کاٹا)

فائدہ:- دانتوں سے کاٹ کر کھانے کی ترغیب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ گوشت کو دانتوں سے کاٹ کر کھایا کرو اس سے ہضم بھی خوب ہوتا ہے اور بدن کو زیادہ موافق پڑتا ہے۔

۱۷- حدثنا محمد بن بشار حدثنا ابو داؤد عن زھیر یعنی ابن محمد عن ابی اسحٰق عن سعد بن عیاض عن ابن مسعود قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعجبہ الذراع قال وسم فی الذراع وکان یری ان الیھود سموہ۔

۱۷- حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ذراع یعنی دست کا گوشت بہت مرغوب تھا اور اسی میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر دیا گیا۔ گمان یہ ہے کہ یہود نے زہر دیا تھا۔

فائدہ: فتح خیبر میں ایک یہودی عورت کو جب یہ معلوم ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دست کا گوشت یعنی بونگ مرغوب ہے تو ایک بکری کا گوشت بھونا اور اس میں بہت زیادہ زہر ملا دیا اور دست میں خصوصیت سے بہت زیادہ زہر قاتل بھر کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اور سامنے پیش کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لقمہ منہ میں رکھا لیکن نگلنے کی نوبت نہیں آئی تھی یا کچھ نگل بھی لیا تھا کہ اس کو تھوک دیا۔ اور ارشاد فرمایا کہ اس گوشت نے مجھے اطلاع دی ہے کہ اس میں زہر ہے۔ لیکن کچھ نہ کچھ اثر پہنچ گیا تھا۔ چنانچہ اس کا سمی اثر کبھی زور کرتا تھا۔ اور آخر میں یہی سمی اثر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت عود کرکے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کا سبب بنا۔ اس حدیث میں گوشت کے خود اطلاع دینے کا ذکر ہے اور بعض روایات میں حضرت جبریل علیہ السلام کے اطلاع دینے کا ذکر ہے۔ اس میں کوئی تعارض نہیں کہ اول گوشت نے معجزہ کے طور پر خود کہا ہو کہ مجھ میں زہر ہے۔ اس کے بعد حضرت جبریل علیہ السلام نے اس کی تصدیق فرمائی ہو اس اطلاع کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی ترک فرما دیا اور ساتھیوں کو بھی کھانے سے منع فرما دیا۔ اس کے بعد اس عورت کو بلایا گیا اور اس

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

زیر سرپرستی
حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم
سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت
مفتی احمد الرحمان
مولانا محمد یوسف لدھیانوی
ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
مولانا بدیع الزمان
مولانا منظور احمد الحسینی

مینیجر
علی اصغر چشتی صابری، ایم۔اے۔ایل۔ایل۔بی

فی پرچہ ۱۔ ڈیڑھ روپیہ

بدل اشتراک

| | |
|---|---|
| سالانہ | ۶۰ روپیہ |
| ششماہی | ۳۵ روپیہ |
| سہ ماہی | ۲۰ روپیہ |

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

| | |
|---|---|
| سعودی عرب | ۳۱۰ روپیہ |
| کویت، اومان، شارجہ دوبئی، اردن اور شام | ۲۴۵ روپیہ |
| یورپ | ۲۹۵ روپیہ |
| آسٹریلیا، امریکہ، کنیڈا | ۲۶۰ روپیہ |
| افریقہ | ۳۱۰ روپیہ |
| افغانستان، ہندوستان | ۱۶۵ روپیہ |

فون نمبر ۔ ۷۱۷۶۱

رابطہ دفتر
دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش کراچی ۳

ناشر ۔ عبدالرحمٰن یعقوب باوا
طابع ۔ کلیم الحسن نقوی انجمن پریس کراچی
مقام اشاعت ۔ ۲۰/A ساشرہ مینشن ایم اے جناح روڈ، کراچی


## فہرست


| | | |
|---|---|---|
| ۱ | خصائص نبوی | |
| | حضرت شیخ الحدیث | ۲ |
| ۲ | افادات عارفی | |
| | حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی | ۴ |
| ۳ | ابتدائیہ | |
| | عبدالرحمٰن یعقوب باوا | ۵ |
| ۴ | پیر صاحب کی للکار ..... | |
| | مولانا تاج محمد صاحب مدظلہ | ۷ |
| ۵ | پہرہ ...... | |
| | حضرت مولانا محمد مالک کاندھلوی | ۱۰ |
| ۶ | مسئلہ ختم نبوت | |
| | علی اصغر چشتی صابری | ۱۷ |
| ۷ | پشاور کانفرنس | |
| | مولانا نورالحق نور | ۱۵ |
| ۸ | کلمات عقیدت | |
| | چشتی صابری | ۲۳ |



جلد نمبر ۲ شمارہ نمبر ۱۸

کتابت
محمد عبدالستار واحدی
غلام یٰسین تبسم


مجلہ اسلامیہ کا بین الاقوامی ہفت روزہ ۔ ختم نبوت

ضبط و ترتیب
منظور احمد الحسینی

# افاداتِ عارفی

## ملفوظات عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی مدظلہ

فرمایا:۔ یہ اللہ میاں کا عجیب دستور ہے چاہے ظاہری علوم ہوں یا باطنی علوم ان کے حصول کے لئے کوئی نہ کوئی واسطہ ضرور ہوتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے دیکھئے اللہ تعالیٰ خود اپنی جلوہ نمائی کیلئے وسیلہ بناتے ہیں کہیں شجرۂ طور کا کہیں کسی اور چیز کا۔

فرمایا:۔ آپ درس سے فارغ التحصیل ہو گئے۔ ترجمہ قرآن، تفسیر حدیث، فقہ، اصول معانی، بیان بدیع، صرف اور نحو تمام علوم پڑھے لئے کتابوں اور مصنفین کو واسطہ بنایا مثلاً اگر وہ کتابیں نہ ہوتیں جن سے آپ نے فیض اٹھایا ہے تو ہزاروں علوم سے آپ محروم ہو جاتے اس طرح سے آپ کو جچے تلے اور منضبط مضامین یکجا مل گئے تو یہ کتابیں اور مصنفین آپ کے لئے رابطہ اور واسطہ ہیں ہمیں ان مصنفین کو نہیں بھولنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت (علوم) کے پہنچنے کا ذریعے ہیں ہمیں شکریہ کے طور پر ان کے لئے ایصال ثواب ضرور کرنا چاہیئے۔ کیونکہ حدیث شریف میں ہے۔ من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ جس نے بندہ کا شکریہ ادا نہیں کیا اس نے اللہ کا شکر ادا نہیں کیا اس طرح سے ہم مصنف کی روحانیت سے بھی متمتع ہو جائیں گے ہمیں مصنفین کی روحانیت سے بے نیاز نہیں ہونا چاہیئے۔ ہم نے کتابوں کے الفاظ و نقوش کو پڑھا، معانی و مطالب کو سمجھا، لیکن علم کے حصول میں یہ نہ دیکھا کہ فلاں کتاب عند اللہ کتنے مقبول اور صاحب مقام تھے اور ان کی تصنیف کی روحانیت کیسی تھی۔ ہمیں اس طرف بھی غور کرنا چاہیئے۔

ایک ضمناً بات کہتا ہوں آجکل بچوں کو بغدادی قاعدہ کم پڑھایا جاتا ہے۔ کیونکہ آج کل بہت سے قاعدے نکل آئے ہیں لیکن جتنے بڑے بڑے کامل علماء گزرے ہیں سب نے بغدادی قاعدہ پڑھا تھا۔ قاعدہ بغدادی والوں کی روحانیت کامل تھی۔ اسی لئے اس قاعدہ کے اندر جو روحانیت ہے۔ وہ کسی میں نہیں۔ تو بات طویل ہو گئی کہ کام کی ہے۔ اصل یہ ہے کہ جو مصنف ہمارے علوم کے حصول کے لئے واسطہ بنے ہیں اگر تم ان سے اکتساب فیض و روحانیت چاہتے ہو تو اتصال روحانی کے لیے ایصال ثواب کرو۔

جامعہ خیر المدارس کے "الخیر" کا اجراء

وطن عزیز کی معروف ترین دینی درسگاہ جامعہ خیر المدارس ملتان سے جملہ مسلمانوں کی خواہشات بالخصوص متعلقین جامعہ کی تمناؤں اور ارادوں کے مطابق ذی الحجہ ۱۴۰۳ھ میں افق صحافت پر طلوع ہو رہا ہے

"الخیر" کا مقصد

○ دین حق کی ترجمانی ○ ناموس رسالت کی پاسبانی ○ اصحاب رسول و اکابر امت کے مسلک حق کی حفاظت ○ عقائد اہل السنت والجماعت کی ترویج و اشاعت ، ○ نئے فتنوں کے خلاف اہل حق کی بے باک وکالت ○ مسلک احناف و مشرب دیوبند کی خدمت ○ اہل حق کی رفاقت ○ ملت اسلامیہ کی خیر خواہی ○ باطل کی سرکوبی۔

اس کار خیر میں تعاون فرمائیں "الخیر" کا حلقہ احباب بڑھائیں۔
"الخیر" میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

قیمت فی پرچہ ۲/ روپے | مضامین و ترسیل زر کا پتہ | سالانہ چندہ صرف ۴۰/ روپے

محمد ازہر الخیر جامعہ خیر المدارس ○ ملتان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ

من لا نبی بعدہٗ

# سقوط مشرقی پاکستان قادیانی سازشوں کا نتیجہ تھا

یعنی سقوط مشرقی پاکستان کے سلسلے میں "ایم ایم پلان" پر ایک اور شہادت سامنے آئی ہے۔ حال ہی میں روزنامہ جنگ میں مشرقی پاکستان کے سابق چیف آف سٹاف ریٹائرڈ بریگیڈیئر باقر صدیقی کا ایک انٹرویو شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے المیہ مشرقی پاکستان پر تفصیل سے بحث کی ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

ہمارے حکمرانوں، ان کے مشیروں اور پاکستان کی تعمیری قوت کے دعوے دار نے ایم ایم احمد کے اس پلان کو عملی جامہ پہنانے کا تہیہ کر رکھا تھا۔ جانشین حکومت چھوڑے بغیر مشرقی پاکستان سے چھٹکارا حاصل کر لیا جائے۔ یہ پاکستانی قوم کے خلاف سازش تھی اس میں دوسرے بھی شامل تھے۔

(روزنامہ جنگ میڈ ویک میگزین ۲۸ ستمبر ۱۹۸۳ء)

اس سے قبل سابق مشرقی پاکستان کے آخری کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل عبداللہ خاں نیازی ریٹائرڈ نے بھی اپنی ایک پریس کانفرنس میں ایم ایم احمد پلان کا ذکر کیا تھا۔ ہم نے بھی انہی صفحات میں اس پر تبصرہ کیا تھا۔ کسی اہم فوجی افسر کی طرف سے ایم ایم احمد پلان کا یہ دوسری بار ذکر ہے۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سقوط مشرقی پاکستان، قادیانیوں کی ایک بہت بڑی سازش کا نتیجہ ہے۔ ہم نے ریٹائرڈ جنرل عبداللہ خاں نیازی سے پہلے درخواست کی تھی کہ وہ ایم ایم احمد پلان کی تفصیلات قوم کے سامنے لے آئیں اور اب بھی ہم ریٹائرڈ بریگیڈیئر باقر صدیقی سے کہیں گے کہ وہ اگر ایم ایم احمد پلان کی تفصیلات سے واقف ہوں تو قوم کے بہترین مفاد میں یہ بات ہوگی کہ اس کی تفصیلات سے قوم کو آگاہ فرما دیں تاکہ ایک سازشی گروہ یعنی قادیانی پارٹی کے عزائم سے لوگ آگاہ ہو سکیں۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین بہت پہلے سے یہ کہتے چلے آ رہے ہیں کہ قادیانیت ایک خالص سیاسی پارٹی کا نام ہے جو استعماری طاقتوں کے آلہ کار کی حیثیت سے کام کر رہی ہے۔ قادیانی پارٹی کے بانی مرزا غلام احمد بھی اپنے زمانہ میں مسلمانوں کے خلاف انگریز کے لیے جاسوسی کا کام انجام دیتا رہا۔ ہمیں یقین ہے کہ مرزائیوں کے موجودہ لیڈر بھی جاسوسی کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔

حکومت سے ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ قادیانیوں کی غداری میں اب بھی کوئی شک باقی رہ جاتا ہے؟ کیا یہ کھلا

ہوا ثبوت نہیں ہے کہ ایم ایم احمد قادیانی نے پاکستان کو دو لخت کرنے کا کام سرانجام دیا ہے۔ ہم دوبارہ کہتے ہیں کہ خدا کے لیے مرزائیوں سے ہوشیار ہو جائیے اب بھی وہ ملک کو نقصان پہنچانے کے لیے تیار بیٹھے ہیں۔ ان پر ہرگز اعتماد نہ کیجئے۔

# وفاقی شرعی عدالت کو مکمل اختیارات دیئے جائیں

حضرت مولانا جسٹس محمد تقی عثمانی ایک جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ آپ دارالعلوم کورنگی کے نائب مہتمم اور ماہنامہ البلاغ کراچی کے مدیر ہونے کے علاوہ، وفاقی شرعی عدالت اور سپریم کورٹ کی شریعت اپیل بنچ کے جج بھی ہیں۔ انہوں نے ماہنامہ البلاغ ذوالحجہ ۱۴۰۳ھ میں "آئندہ نظام حکومت" کے موضوع پر ایک فکر انگیز اداریہ سپرد قلم کیا۔ اس اداریہ کے ایک نکتے پر ہم کچھ اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ:

حکومت کو اسلامی خطوط پر چلنے کے لیے یہ وہ سب سے اہم دستوری ضمانت ہے جس کے بغیر کسی بھی دستور کو صحیح معنیٰ میں اسلامی نہیں کہا جاسکتا۔ اب تک کسی بھی دستور میں یہ ضمانت کسی بھی درجے میں موجود نہ تھی۔ صرف ۵۴ء کے مجوزہ مسودہ دستور میں یہ ضمانت جزوی طور پر دی گئی تھی۔ لیکن اس مسودہ دستور کو دن کی روشنی دیکھنی نصیب نہ ہوئی۔ اس کے بعد اس سمت میں پہلی بار ایک قدم موجودہ حکومت نے اٹھایا اور ۱۹۷۹ء کے دستور میں ترمیم کرکے بعض قوانین کی حد تک یہ ضمانت مہیا کی گئی اور اسی کے تحت وفاقی شرعی عدالت اور سپریم کورٹ کی شریعت اپیل بنچ نے متعدد غیر اسلامی قوانین کو منسوخ اور کالعدم قرار دیا لیکن اب بھی دستور، مالیاتی قوانین، عدالتی ضابطے کے قوانین اور حد یہ ہے کہ مسلم پرسنل لا بھی اس ضمانت کے دائرے میں سے مستثنیٰ چلے آرہے ہیں۔ جس کی وجہ سے اس کا خاطر خواہ فائدہ حاصل نہیں ہوسکا۔"

(ماہنامہ البلاغ کراچی شمارہ ۱۲ جلد ۱۷ ذوالحجہ ۱۴۰۳ھ)

یہ بات ہمارے لیے حیرت کا باعث ہے کہ موجودہ حکومت نے جب مملکت خداداد پاکستان میں نفاذ اسلام کا بیڑا اٹھایا ہے اب وہ ایسے اقدامات کیوں کر رہی ہے جس سے نفاذ اسلام میں رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے کیا یہ بات نفاذ اسلام کی راہ میں رکاوٹ نہیں کہ جو ادارہ صرف اور صرف غیر اسلامی قوانین کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لئے عالم وجود میں لایا گیا تھا۔ اس پر یہ پابندی عائد کی جاچکی ہے کہ وہ دستور، مالیاتی قوانین، عدالتی ضابطے اور مسلم پرسنل لاء کے متعلق کسی قسم کی کاروائی نہیں کر سکتا۔

ہمارے نزدیک وفاقی شرعی عدالت پر اس قسم کی پابندی لگانا سراسر غیر اسلامی حرکت ہے۔ جسے ہر لحاظ سے قابل مذمت قرار دیا جاسکتا ہے۔

ہمیں افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ مندرجہ بالا قوانین کو وفاقی شرعی عدالت کے دائرہ اختیار سے باہر رکھ کر نہ صرف اسے تحفظ فراہم کیا گیا ہے بلکہ یہ اسلام کے ساتھ کھلم کھلا مذاق ہے۔ مالیاتی قوانین میں بہت سی ایسی دفعات موجود ہیں جو اسلام سے مطابقت نہیں رکھتیں مسلم پرسنل لاء میں بھی غیر اسلامی دفعات کی کمی نہیں۔ علماء کرام ایک عرصے سے ان دفعات کی منسوخی کا مطالبہ کر رہے ہیں لیکن ان کی یہ بات صدا بصحرا ثابت ہو رہی ہے۔

باقی صـ پر ملاحظہ فرمائیے۔

# پیر مہر علی شاہ صاحب کی للکار

## اور حصارِ قادیاں میں شگاف

مولانا تاج محمد مدرس مدرسہ قاسم العلوم فقیروالی

مرزائیت کی تردید میں آج تک جو ہزاروں لاکھوں کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں سے شاید سب سے پہلی کتاب حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی "شمس الہدایۃ" تھی۔ اس کتاب میں مسئلہ حیات مسیح علیہ السلام اس طرح منقح کیا گیا ہے۔ کہ اس کے بعد کسی دلیل کی حاجت نہیں رہتی۔ جب یہ کتاب شائع ہوئی تو مرزائی حلقوں میں کہرام مچ گیا۔ اس کے بعد آپ نے کتاب "سیف چشتیائی" لکھی۔ جس کا جواب امت مرزائیہ آج تک نہیں لکھ سکی۔ اس کتاب نے مرزائیت کے سارے بخیے ادھیڑ کر رکھ دیئے۔

جب مرزائیت کا جنازہ ذلت و رسوائی کے بحر ظلمات میں ڈوبتا نظر آیا تو مرزا غلام احمد نے ۲۰ جولائی ۱۹۰۰ء کو ایک طویل اشتہار حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کے خلاف شائع کرا کر انہیں (اپنی عربی دانی کے گھمنڈ پر) تفسیر نویسی کا چیلنج دے مارا۔ مرزا صاحب کا یہ چیلنج تبلیغ رسالت جلد ۹ صفحہ ۶۵ پر درج ہے۔ مرزا صاحب اس اشتہار میں لکھتے ہیں۔

"مہر علی شاہ صاحب ضلع راولپنڈی کے سجادہ نشینوں میں سے ایک بزرگ ہیں۔ وہ اپنی رسمی مشیخت کے غرور میں اس خیال میں لگے ہوئے ہیں کہ کسی طرح اس سلسلہ آسمانی (مرزائیت) کو مٹا دیں۔ سو مناسب ہے کہ لاہور میں جو صدر مقام پنجاب ہے۔ صادق اور کاذب کے پرکھنے کے لئے ایک جلسہ قرار دیا جائے اور اس طرح پر مجھ سے مباحثہ کریں کہ قرعہ اندازی کے طور پر قرآن شریف کی کوئی سورت نکالیں۔ اور اس میں سے چالیس آیت یا ساری سورت لے کر فریقین یعنی یہ عاجز اور مہر علی شاہ صاحب اول تو یہ دعا کریں کہ یا الٰہی ہم دونوں میں سے جو شخص تیرے نزدیک راستی پر ہے اس کو تو اس جلسہ میں اس سورت کے حقائق اور معارف فصیح اور بلیغ عربی میں عین اس جلسہ میں لکھنے کے لئے اپنی طرف سے ایک روحانی قوت عطا فرما۔ اور روح القدس سے اس کی مدد کر۔ اور جو شخص ہم دونوں میں سے تیری مرضی کے مخالف اور تیرے نزدیک صادق نہیں ہے اس سے یہ توفیق چھین لے۔ اور اس کی زبان کو فصیح عربی اور معارف قرآنی کے بیان سے روک لے۔ تاکہ لوگ معلوم کر سکیں کہ تو کس کے ساتھ ہے۔ اور کون تیرے فضل اور تیری روح القدس کی تائید سے محروم ہے۔ پھر اس دعا کے بعد فریقین عربی زبان میں اس تفسیر کو لکھنا شروع کر دیں۔ اور یہ ضروری شرط ہو گی کہ کسی فریق کے پاس کوئی کتاب موجود نہ ہو اور نہ کوئی مددگار۔ اس تفسیر کے لکھنے کے لئے ہر ایک فریق کو پورے سات گھنٹے مہلت دی جائے گی۔ ایک ہی جلسہ میں اور ایک ہی دن میں اس تفسیر کو گواہوں کے رو برو ختم کرنا ہوگا۔

جب فریقین لکھ چکیں تو وہ دونوں تفسیریں بعد دستخط اہل علم کو جن کا اہتمام حاضری و انتخاب پیر مہر علی شاہ صاحب کے ذمہ ہوگا سنائی جائیں گی۔ ان تینوں عالموں میں سے نہ کوئی

اس عاجز کے سلسلہ میں داخل ہو اور نہ مہر علی شاہ کا مرید ہو۔ اور مجھے منظور ہے کہ پیر مہر علی شاہ اس شہادت کے لئے مولوی عبد الجبار غزنوی اور مولوی عبد اللہ پروفیسر لاہوری کو یا تین اور مولوی منتخب کریں جو ان کے مرید اور پیرو نہ ہوں۔ ان تینوں مولوی صاحبان کے لئے تین دفعہ قسم کھانی ضروری ہے۔ جس کا ذکر قرآن میں قذف محصنات کے باب میں ہے۔

تفسیر کسی حالت میں بھی بیس ورق سے کم نہ ہو۔ تینوں مولویوں کی گواہی سے اگر ثابت ہو گیا کہ درحقیقت پیر مہر علی شاہ صاحب تفسیر اور عربی نویسی میں تائید یافتہ لوگوں کی طرح ہیں۔ اگر مجھ سے یہ کام نہ ہو سکا تو تمام دنیا گواہ رہے کہ میں اقرار کروں گا کہ حق پیر مہر علی شاہ کے ساتھ ہے۔ اور میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی تمام کتابیں جو اس دعویٰ کے متعلق ہیں جلا دوں گا۔ اور اپنے تئیں مخذول اور مردود سمجھ لوں گا۔ میری طرف سے یہ تحریر کافی ہے۔ جس کو میں آج بہ ثبت شہادت بیس گواہوں کے اس وقت لکھتا ہوں۔ یاد رہے کہ تمام بحث بجز لاہور کے کہ جو مرکز پنجاب ہے اور کوئی نہ ہوگا۔ ایک ہفتہ پہلے مجھے بذریعہ رجسٹری شدہ خط کے اطلاع دینا ہوگا۔ اور اسی جگہ حاضر ہو جاؤں گا۔ انتظام مکان جلسہ پیر صاحب کے اختیار میں ہوگا۔ اگر ضرورت ہوگی تو پولیس کے افسران بلائے جائیں گے۔

هذا ما ارانی ربی ورب سموات
العلیٰ فادعوك یا قرنی علیٰ بصیرة
من ربی ولعنة اللہ علیٰ من
تخلف منا وابی کلمة سواء
بیننا و بینکم واتقوا اللہ الذی
یسمع و یریٰ

المشتہر۔ خاکسار مرزا غلام احمد
از قادیان / ۲۰ رجولائی ۱۹۰۰ء

گولڑہ شریف میں مرزا صاحب کا یہ اشتہار ۲۵ رجولائی ۱۹۰۰ء کو موصول ہوا۔ اور حضرت پیر صاحب نے اسی روز مرزا صاحب کے چیلنج کے جواب میں ایک اشتہار اخبار "چودھویں صدی" راولپنڈی میں بھجوا کر اگلے ہی روز ملک میں شائع کروا دیا۔

اور اس اشتہار کی پانچ ہزار کاپیاں علیحدہ چھپوا کر پنجاب۔ ہندوستان۔ صوبہ سرحد۔ افغانستان کے علماء و فضلاء کو دستی اور بذریعہ ڈاک روانہ کر دی گئیں۔ تمام ملک کے اخبارات میں بھی اس دعوت مناظرہ اور جواب دعوت کی اطلاعات نشر کر دی گئیں۔

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب نے مرزا غلام احمد کو جواب۔ رجسٹری کرکے ارسال کیا اور اشتہار کی صورت میں بھی چھپوایا کہ میں مرزا غلام احمد چیلنج تفسیر نویسی کو قبول کرتا ہوں۔ اور بروئے اشتہار دعوت ۲۵ اگست ۱۹۰۰ء کی تاریخ لاہور شہر میں ہی مقرر کرتا ہوں۔ اور یہ بھی تحریر کیا کہ مرزا صاحب تاریخ مقررہ پر لاہور شہر آئیں۔ اور تفسیر نویسی سے پہلے مرزا صاحب کے دعووں پر تقریری بحث بھی ہوگی۔ نیز بیس گواہان کے دستخط بھی ثبت کئے گئے۔ اس کے علاوہ پنجاب۔ سرحد اور ہندوستان کے ساٹھ علماء و مشائخ کے دستخطوں سے ایک اشتہار مرزا صاحب کے چیلنج کے جواب میں علیحدہ شائع ہوا۔ جس کا لب لباب یہ تھا کہ وہ سب ۲۵ / اگست ۱۹۰۰ء کو پیر صاحب کے ہمراہ لاہور میں حاضر ہو رہے ہیں۔

مرزا غلام احمد نے تاریخ مقررہ سے چار یوم پیشتر ایک حواری محمد احسن امروہی کے ذریعہ ایک مطبوعہ خط گولڑہ شریف پہنچایا جس میں لکھا تھا کہ انہیں تقریری مباحثہ کی شرط منظور نہیں۔ اگر صرف ایک پہلو تفسیر نویسی میں ہی مقابلہ کرنا ہو تو پیر صاحب لاہور آجائیں۔ پیر صاحب نے مرزا صاحب کی اس شرط کو منظور فرمایا۔ آپ کے ایک مخلص مرید سلطان محمود نے یہ اعلان شائع کرا دیا۔ کہ پیر صاحب مرزا صاحب کی خود اپنی تجویز کردہ شرط کے مطابق صرف مباحثہ کے لئے ۲۵ / اگست کو لاہور تشریف لے جا رہے ہیں۔ اور اس کی ایک رجسٹرڈ کاپی بذریعہ پوسٹ انہوں نے قادیان بھی بھجوا دی۔

جناب مولانا فیض احمد صاحب فیض پیر صاحب کی سوانح حیات "مہر منیر" کے صفحہ ۲۳۰ پر لکھتے ہیں کہ جب وعدہ کا دن قریب آیا تو ملک کے طول و عرض سے ہزارہا مسلمان لاہور پہنچ گئے۔ دہلی۔ سہارن پور۔ دیو بند۔ لدھیانہ۔ سیالکوٹ۔ امرتسر۔ مظفر گڑھ۔ ملتان۔ پشاور کے ہر عقیدہ اسلامی کے علماء نے بھی جو پہلے سے ہی قادیانی مباحثہ سے دلچسپی لے رہے تھے۔ اپنے اپنے

ناخندے بھیجے۔ مسلمانانِ لاہور نے اپنی روایتی مہمان نوازی کا حق ادا کیا۔ استقبالیہ کمیٹیاں بن گئیں۔ سرائیں۔ مسجدیں۔ مدرسے اور لوگوں کے گھر مہمانوں سے بھر گئے۔ لاہور کے بازاروں میں لوگوں کے ٹھٹھ سے میلے کی سی کیفیت پیدا ہوگئی۔ سب حضرات بیسویں صدی کی اس سب سے بڑی اشتہاری تحریک کا حشر دیکھنا چاہتے تھے"

اس معرکہ میں تمام اسلامی فرقوں کے راہنما ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو گئے اس موقعہ پر حضرت پیر صاحب نے فرمایا کہ مرزا صاحب کی طرف سے تحریری مناظرہ کی دعوت اور ان کی فصیح عربی اور ذود نویسی کی تعلّی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ علماء اسلام کا اصل مقصود تحقیقِ حق اور اعلاء کلمۃ اللہ ہوا کرتا ہے

فخر و تعلّی نہیں ہوتا۔ ورنہ

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں اس وقت بھی ایسے خادمِ دین موجود ہیں کہ اگر قلم پر توجہ ڈالیں تو وہ خودبخود کاغذ پر تفسیر قرآن لکھ کر جائے۔ ظاہر ہے کہ اس سے اشارہ اپنی طرف تھا۔ چنانچہ بعد میں اس چیلنج کے متعلق فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں نے یہ دعویٰ از خود نہیں کیا تھا۔ بلکہ عالمِ مکاشفہ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جمالِ باکمال سے میرا دل اس قدر قوی اور مضبوط ہو گیا تھا۔ کہ مجھے یقین کامل تھا کہ اگر اس سے بھی کوئی بڑا دعویٰ کرتا تو اللہ تعالیٰ ضرور مجھے سچا ثابت کرتے۔

مباحثہ کا انعقاد شاہی مسجد میں قرار پایا تھا۔ اس لئے ۲۵ / اگست کو پولیس نے وہیں حفظِ امن کے انتظامات کر رکھے تھے۔ ۲۵۔ ۲۶ اگست کو عوام الناس کے قافلے جمع ہو ہو کر منتشر ہوتے رہے۔ اور قادیانیوں کی طرف سے کہا جاتا رہا کہ شرائط کے طے ہونے میں توقف ہو رہا ہے۔ مرزا صاحب ضرور آئیں گے۔ لیکن حق کے رعب نے مرزا جی کو قادیان سے مقابلہ پر آنے کی اجازت نہ دی۔ البتہ مرزائیوں نے یہاں پر ایک چال یہ چلی کہ ایک مطبوعہ اشتہار لاہور میں تقسیم کرایا اور دیواروں پر چسپاں کرایا گیا کہ پیر صاحب مقابلہ سے بھاگ گئے۔ قادیان سے باہر قدم رکھنے کی جرأت تو مرزا غلام احمد کو نہ ہوئی لیکن راہِ فرار پیر صاحب نے اختیار کی جو لاہور میں موجود تھے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں کہ جب تاریخ مقررہ (۲۵ / اگست) کی صبح کو جب پیر صاحب اور ہم لوگ شاہی مسجد کی طرف جا رہے تھے۔ وہ بزبانِ حال کہہ رہے تھے۔

ایں چہ بی بینم بہ بیداری ست یارب یا بخواب؟

پیر صاحب ۲۹ / اگست تک مرزا جی کا لاہور میں انتظار کر کے واپس گولڑہ تشریف لے گئے۔ مرزا صاحب کے ۲۰ / جولائی کے اشتہار کی یہ تحریر قارئین کرام اپنے ذہن میں رکھیں کہ

وَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى مَنْ تَخَلَّفَ وَ اَبٰى

یعنی پیچھے رہنے والے اور انکار کرنے والے پر خدا کی لعنت۔ (تبلیغ رسالت جلد نہم صفحہ ۷۵)

۲۵ اگست تاریخ مقررہ کو شاہی مسجد لاہور میں مسلمانوں نے ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا۔ سب سے پہلے مولانا محمد علی صاحب نے تقریر کی۔ ان کے بعد مولانا عبدالجبار صاحب غزنوی ثم امرتسری نے وعظ فرمایا۔ بعد ازاں ابوالفیض مولانا محمد حسن صاحب دارالعلوم نعمانیہ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ ان کے بعد مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری نے بیان فرمایا۔ ان کے بعد مولانا سید جماعت علی شاہ صاحب۔ مفتی محمد عبداللہ صاحب ٹونکی پروفیسر اورینٹل کالج لاہور اور مولانا احمد دین صاحب ساکن موضع بادشاہ ضلع جہلم نے مرزائیت کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھیریں۔ (رسالہ روئیداد جلسہ لاہور)

## جمعہ کا خطبہ

س:۔ بعض حضرات گرامی کا کہنا ہے کہ خطبہ جمعہ دو فرضوں کی جگہ پر کرتا ہے،
براہ مہربانی وضاحت کریں کہ خطبہ پڑھنے کی کیا وجوہات ہیں؟

ج:۔ شریعت نے جمعہ کے لیے شرط قرار دیا ہے۔ اس کے بغیر جمعہ نہیں ہوتا، رہا یہ کہ خطبہ کو کیوں شرط قرار دیا گیا ہے اس سوال کی ضرورت نہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کو اسی طرح مشروع فرمایا ہے۔

# پردہ اور مسلمان خاتون

حضرت مولانا محمد مالک کاندھلوی دامت فیوضہم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝

حق تعالیٰ شانہٗ کا فرمان ہے

| | |
|---|---|
| یاایہا الناس قد جاءتکم موعظۃ من ربکم وشفاء لما فی الصدور وھدی ورحمۃ للمومنین ۝ | اے لوگو! یقیناً آچکا ہے تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے پیغام نصیحت اور شفاء ان تمام بیماریوں کے واسطے جو قلوب میں ہیں اور ہدایت و رحمت کا سامان اہل ایمان کے لئے۔ |

اس فرمان خداوندی کی روشنی میں ہر مومن کو یہ سمجھنا اور اس بات پر یقین رکھنا ضروری ہے کہ قرآنی ہدایات و تعلیمات اور خاتم الانبیاء والمرسلین سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ مبارکہ ہر مسلمان کے لئے رشد و فلاح اور سعادت و خیر کا پیغام اس کے باطنی اور روحانی امراض کے لئے نسخۂ شفاء اور دنیوی و اخروی حیات کے لئے رحمت و ہدایت ہے۔

اسلام ایک معاہدہ ہے اطاعت خداوندی اور احکام نبوی کی پیروی کے لئے اس لئے ہر شخص جو بھی کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کر کے حلقہ بگوش اسلام ہوچکا، اس کے اقرار کے بموجب اس پر یہ پابندی عائد ہوگئی ہے کہ وہ اپنی زندگی اور زندگی کے تمام شعبے اپنے اعمال و اخلاق اور تمام طور و طریق احکام شریعت کے اس طرح مطابق بنائے کہ اس کی زندگی کا ہر شعبہ اور اس کا ہر عمل اور حال اسلام کا کامل و مکمل نمونہ ہو اس کی ہر ادا اس فرمان مبارک کی ترجمانی کرتی ہو

| | |
|---|---|
| رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا و بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم رسولاً۔ | کہ میں راضی اور خوش ہوں اللہ کے رب ہونے پر اور اس پر کہ اسلام میرا طریقہ حیات اور طرز زندگی ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسولِ خدا ہونے پر۔ |

انسان کو یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ اس کی معاشرت و تمدن پر حدود خداوندی عائد نہیں ہیں اور اس کو آزادی ہے کہ وہ جس قسم کا تمدن اور طرزِ زندگی چاہے اختیار کرلے، نہیں۔ بلکہ خداوند عالم نے اپنے اس کامل اور جامع دین اسلام میں زندگی کے ہر شعبے کے احکام مقرر فرما دیئے ہیں۔ مسلمان کے کھانے پینے اس کے لباس وضع و قطع اور نشست و برخاست کے جملہ احکام و آداب مقرر کرکے اس کی زندگی حدودِ شریعت کی پوری طرح پابند بنادی گئی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ اعلان کروادیا۔

| | |
|---|---|
| ان هذا صراطی مستقیما فاتبعوه ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیله۔ | بے شک یہ ہے میرا راستہ اس طرح کہ یہ نہایت سیدھا ہے جس میں کسی قسم کی کوئی کمی اور |

ٹیڑھا پن نہیں، لہٰذا اے مسلمانو! تم صراط مستقیم کی پیروی کرو اور ہرگز دوسرے راستے مت اختیار کرو، کیونکہ یہ راستے تم کو اصل راستے اور منزل سے بھٹکا دیں گے۔

اور انسانی اعمال افعال اور اقوال کی بے راہ روی اور ادنیٰ سے ادنیٰ غلطی اور فروگذاشت پر یہ تہدید و تنبیہ نازل فرمادی گئی۔

| | |
|---|---|
| ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئك کان عنه مسئولا۔ (اسراء پ ۱۰) | بے شک انسان کے کان اسکی آنکھ اور اس کا دل غرض ان میں سے ہر ایک چیز کے متعلق باز پرس ہوگی۔ |

اور اللہ تعالیٰ نے حدود مقرر کردیں اور فرمادیا۔

| | |
|---|---|
| تلك حدود اللہ ومن یتعد حدود اللہ فقد ظلم نفسه۔ (الطلاق پ ۲۸) | یہ ہیں اللہ کی مقرر کردہ حدود اور جو شخص بھی اللہ کی حدود سے تجاوز کریگا وہ یقیناً اپنے پر ظلم کرنے والا ہوگا۔ |

اور اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے یہ بھی اعلان فرمایا

| | |
|---|---|
| قل اطیعوا اللہ والرسول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکافرین (آل عمران پ ۳) | اے ہمارے پیغمبر! کہہ دو کہ اطاعت کرو۔ اے لوگو! اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، پس اگر تم نے روگردانی اختیار کی تو اللہ تعالیٰ نافرمانوں کو پسند نہیں فرماتا ہے۔ |

خداوند عالم نے دین اسلام میں بہت سے احکام و فرائض مقرر فرمائے، چنانچہ نماز و زکوٰۃ، صوم رمضان اور حج بیت اللہ کا اپنے بندوں کو مامور فرمایا، اسی طرح خاص طور پر عورتوں کے لئے قرآن کریم میں پردہ کی فرضیت کا حکم نازل فرمایا اور بے حجابی و بے پردگی ان کے حق میں حرام کردی گئی ان کی عزت و آبرو کی حفاظت کے لئے ان کے لباس، چلنے پھرنے اور گفتگو کے آداب اور نفس پرستوں کی ناپاک نظروں اور توجہات کا رُخ بھی کسی صاحب ناموس خاتون کی طرف نہ ہو سکے۔ چنانچہ سورۂ احزاب میں پردہ کے متعلق آیات موجود ہیں۔

| | |
|---|---|
| یا ایها النبی قل لازواجك وبناتك ونساء المومنین یدنین علیهن من جلابیبهن ذالك ادنیٰ ان یعرفن فلا یوذین وکان اللہ غفورا رحیما۔ (سورہ احزاب پ ۲۲) | اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کہدیجئے اپنی بیویوں کو اور اپنی بیٹیوں کو اور مسلمانوں کی تمام عورتوں کو وہ اپنے اوپر سے اپنے چادروں کا ایک حصہ نیچے لٹکا لیا کریں یہ بات اسکے قریب تر ہوگی کہ وہ پہچانی جائیں اور اس طرح ان کو اذیت نہ پہنچائی جائیگی اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ |

بدن پر سے چادروں کا حصہ نیچے لٹکانے سے مراد چہروں کا چھپانا ہے۔ کہ چادروں سے پورا بدن مستور ہونے کے ساتھ چہرہ بھی چھپا رہے۔

حافظ ابن کثیرؒ اس آیۃ کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں کہ جاہلیت کے زمانہ میں عورتیں باہر بے پردہ نکلا کرتی تھیں حق تعالیٰ شانہ نے مسلمان عورتوں کو حکم دیا کہ وہ با پردہ باہر نکلا کریں تاکہ وہ کافر عورتوں سے ممتاز رہیں۔

حافظ ابن کثیرؒ ابن ابی طلحہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان کے ذریعے مسلمان عورتوں کو حکم فرمایا ہے کہ جب وہ گھر سے باہر نکلیں تو چادریں اپنے سروں کے اوپر سے ڈال کر اس طرح لٹکائیں کہ چہرے چھپے رہیں، صرف ایک آنکھ ظاہر کر سکتی ہیں تاکہ چلنے میں دشواری نہ ہو، "ذٰلك ادنیٰ ان یعرفن" کی شرح کرتے ہوئے حضرت شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ اپنے فوائد میں یہ تحریر فرماتے ہیں۔

"یعنی پہچانی پڑیں کہ لونڈی نہیں بی بی ہے شریف عورت اس صاحب ناموس ہے بد ذات نہیں، نیک بخت ہے تاکہ بدنیت لوگ اس سے نہ الجھیں"

اس زمانہ میں جبکہ پردہ کا حکم نازل نہیں ہوا تھا، منافق اور

بد معاش قسم کے لوگ عورتوں کی تاک میں رہا کرتے تھے جب ان پر کوئی گرفت کی جاتی تو کہدیتے ہم نے تو یہ سمجھا تھا کہ یہ کوئی شریف عورت نہیں ہے اس وجہ سے ہم نے چھیڑ چھاڑ کر لی تھی، تو پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد جب مسلمان عورتیں با پردہ باہر نکلیں تو اس زمانہ کے منافق اور بدمعاش اپنی ذلیل حرکتوں سے رک جاتے اور کہا کرتے یہ تو کوئی شریف اور صاحب ناموس عورت ہے۔ اسی کو حق تعالیٰ شانہٗ نے ان الفاظ میں ذکر فرمایا ہے۔ ان یعرفن فلا یوذین کہ یہ چیز اس بات کے قریب تر ہوگی کہ وہ پہچانی جائیں۔

نفس پرستوں اور بدکاروں کی ناپاک نظریں ایک شریف اور غیرت مند خاتون کے واسطے اذیت کا سامان ہے، اور اس آیۂ مبارکہ کے بعد والے کلمات نے اس قسم کے نفس پرستوں کی نظر بندی کو نفاق اور باطن کے مرض اور روگ سے تعبیر کیا اور اس عیب سے باز نہ آنے پر سخت تنبیہہ فرمائی گئی۔ حق تعالیٰ شانہٗ نے اسی مسئلہ حجاب کو سورۂ احزاب کی دو اور آیات میں نہایت ہی وضاحت اور تاکید کے ساتھ بیان فرمایا اور اس آیۃ کا نام ہی مفسرینؒ کے نزدیک آیۃ حجاب ہے چنانچہ ارشاد حق تعالیٰ ہے۔

یا ایها الذین آمنوا لا تدخلوا بیوت النبی الا ان یوذن لکم الی طعام غیر نظرین انٰه ولکن اذا دعیتم فادخلوا فاذا طعمتم فانتشروا ولا مستانسین لحدیث ان ذلکم کان یوذی النبی فیستحی منکم والله لا یستحی من الحق واذا سالتموهن متاعا فسئلوهن من وراء حجاب ذلکم اطهر لقلوبکم وقلوبهن وما کان لکم ان توذوا رسول الله

(سورۂ احزاب پ ۲۲)

اے ایمان والو! مت داخل ہوا کرو تم نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے گھروں میں مگر یہ کہ تم کو (گھروں میں داخل ہونے کی) اجازت دیدی جائے۔ کھانا کھانے کے واسطے اور حال یہ کہ تم راہ دیکھنے والے نہ ہو اس کے پکنے کی لیکن جب تم کو بلایا جائے تو تب گھروں میں جایا کرو، پھر جب کھا چکو تو اپنی اپنی جگہ کی طرف جاتے ہوئے منتشر ہو جایا کرو اور باہم گفتگو کے لئے دل لگا کر بیٹھنے والا نہ بنا کرو، کیونکہ تمہاری یہ بات پیغمبر (علیہ السلام) کو ایذا پہنچاتی تھی جو تم سے شرماتے تھے (یہ کہنے میں کہ تم لوگ یہاں سے اٹھ جاؤ) جہاں کہ ازواج مطہرات بھی موجود تھیں) مگر اللہ نہیں شرماتا ہے حق بیان کرنے سے الہذا تم پر لازم کیا جاتا ہے کہ ایسی مجلس سے اٹھ جاؤ) اور جب تم ان سے (یعنی ازواج مطہرات سے) کوئی چیز اور سامان مانگنے جاؤ تو تم ان سے وہ چیز پردہ کے پیچھے سے مانگا کرو (نہ کہ بے حجابانہ کوئی مرد کسی عورت کے سامنے ہو کر رو برو کسی ضرورت کی چیز کو طلب کرے) اے مسلمانو! یہی چیز تمہارے دلوں کے واسطے زیادہ پاکیزگی کی ہے اور ان (ازواج مطہرات) کے دلوں کے لئے بھی اور تم کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ تم اللہ کے رسول کو ایذا پہنچاؤ۔

حضرات مفسرین کے نزدیک بالعموم اس آیۃ کا نام آیت حجاب ہے جس میں حیا و تستر اور پردہ سے متعلق بہت آداب و احکام کا بیان ہے۔ اس آیۃ کا نزول بھی منجملہ موافقات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ہے۔ صحیحین میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔

وافقت ربی فی ثلث قلت یا رسول الله لو اتخذنا من مقام ابراهیم مصلی فانزل الله عز وجل و اتخذوا من مقام ابراهیم مصلی وقلت یا رسول الله ان نساءك یدخل علیهن البر والفاجر لو حجبتهن فانزل الله تعالیٰ (آیت الحجاب الخ)

کہ میں نے اپنے رب کے ساتھ تین (خاص چیزوں) میں موافقت کی سعادت حاصل کی (کہ قبل از وحی میرے دل میں بھی وہی خیال اور تمنا پیدا ہوئی جو وحی خداوندی کے بعد شروع و مقرر ہوئی) میں نے عرض کیا تھا یا رسول اللہ کاش ہم مقام ابراہیم کو مصلیٰ (نماز پڑھنے کی جگہ) بنالیں تو اللہ عزوجل نے اسی طرح آیت نازل فرمادی۔ وَ اتخذوا من مقام ابراهیم مصلی

کہ اے مسلمانو! بنالو مقام ابراہیم کو مصلیٰ۔

میں نے عرض کیا تھا یا رسول اللہ آپ کی ازواج کے سامنے ہر قسم کا آدمی آجاتا ہے۔ خواہ اچھا ہو یا برا کیونکہ اس وقت تک پردہ کا حکم نازل نہیں ہوا تھا، کاش آپ ان کو پردہ کا حکم دیں (تو بہت ہی بہتر ہو) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آیۂ حجاب نازل فرمادی۔ (حدیث شریف مذکور میں تیسرا امر بھی بیان فرمایا گیا ہے۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں یہ آیت اس روز صبح کے وقت نازل ہوئی جو حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے عقد فرمانے کے بعد لوگوں کو ولیمہ کا دن تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رضی اللہ عنہا سے عقد فرمانے کے بعد لوگوں کو ولیمہ کی دعوت دی۔ لوگوں نے آکر کھانا کھایا۔ اور پھر اسی جگہ بیٹھے باتوں میں مشغول ہوگئے کچھ دیر بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں سے اٹھنے کا قصد فرمایا۔ آپ کے اٹھنے پر سب لوگ تو اٹھ کر مجلس سے چلے گئے لیکن تین آدمی وہیں بیٹھے باتیں کرتے رہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پھر اندر تشریف لائے تو دیکھا کہ وہ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ کو ان لوگوں کے بیٹھے رہنے سے گرانی ہو رہی تھی اور آپ کو یہ کہتے ہوئے شرم محسوس ہو رہی تھی کہ اُٹھ جائیں۔ انسؓ بیان کرتے ہیں کچھ دیر بعد جب وہ لوگ چلے گئے تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع کردی کہ وہ لوگ جا چکے ہیں۔ اس کے بعد آپ اندر تشریف لائے، میں حسب سابق حجرہ میں جانے لگا تو آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت یاایھا الذین امنوا لا تدخلوا بیوت النبی نازل فرمادی جس میں صاف اور واضح طور پر پردہ کا حکم مقرر کردیا گیا اور یہاں تک فرما دیا گیا کہ اگر ضرورت کی کوئی چیز طلب بھی کرنی ہو تو پردہ کے پیچھے سے مانگا کرو اس طرح سے مرد و عورت کا ایک دوسرے کے رو برو ہونا منع اور حرام کردیا گیا۔

آیۂ مبارکہ کے کلمات سے جو آداب و احکام مستفاد ہوتے رہے ہیں۔ مکان میں بلا اجازت داخل ہونا جائز نہیں ہے جب تک اجازت نہ دی جائے۔ مکان میں داخل ہونا ممنوع ہے۔

ظاہر ہے کہ یہ ممانعت پردہ ہی کی بنا پر ہے اگر پردہ نہ ہو تو پھر اس ممانعت کا کوئی خاص منشا نہیں رہتا۔

غیر ناظرین انہ اور واذا طعمتم فانتشروا الفاظ اس بات پر دلالت کر رہے ہیں کہ اجنبی مردوں کو جب کہ بطور دعوت مکان میں بلا لیا جائے تو ضرورت سے زائد ان کو گھروں میں نہ ٹھہرنا چاہئے ان ذلکم کان یوذی النبی واضح طور پر یہ بتا رہا ہے کہ اجنبی مردوں کا عورتوں والے مکان میں زائد دیر رہنا اور اس طرح بے پردگی کی کوئی صورت ہو تو یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچانے والی ہے۔ ظاہر ہے، کہ جب بے پردگی کے قریب بھی کوئی چیز صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچانے والی ہے تو حقیقتاً بے پردگی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کس قدر ایذا اور تکلیف ہوگی اور پھر اس سے بڑھ کر جو اور بے حیائی اور بے غیرتی کے مناظر ہیں ان کی ایذا رسانی کا کیا درجہ ہوگا؟

کیا ہم یہ سوال کر سکتے ہیں کہ کسی بھی مسلمان کی ایمانی غیرت اس بات کو برداشت کر سکتی ہے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچائے۔ العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ۔ کیا ایسے لوگوں نے قرآن کریم کی یہ آیت کبھی نہیں سنی ہے؟

| | |
|---|---|
| ان الذین یؤذون اللہ | بے شک جو ایذا پہنچاتے ہیں اللہ |
| و رسولہ لعنہم اللہ | کو اور اس کے رسول کو ان پر لعنت |
| فی الدنیا والاخرۃ | بھیجتا ہے خدا دنیا میں بھی اور آخرت |
| واعد لھم عذاب | میں بھی اور ان کے واسطے نہایت |
| مھینًا ؕ | ہی ذلیل کرنے والا عذاب اللہ نے |
| (سورہ احزاب) | تیار کر رکھا ہے۔ |

ایک اور موقع پر ارشاد ہے۔

| | |
|---|---|
| والذین یؤذون رسول | اور جو لوگ ایذا پہنچاتے ہیں رسول |
| اللہ لھم عذاب الیم۔ | اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے لئے |
| | نہایت ہی دردناک عذاب ہے۔ |

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچانا ایسا شدید جرم ہے کہ اس پر انسان کے تمام اعمال صالح اس کی نیکی ضائع اور برباد ہوجاتی ہیں ہر گناہ کے بعد اس بات کی امید کی جاسکتی ہے کہ بارگاہ رب العزت سے شاید رحمت وعنایت سے اس کو

معاف فرمایا جائے لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچانا وہ خطرناک جرم ہے کہ انسان کو تباہ و برباد کرکے چھوڑتا ہے۔

نیز اس آیۃ مبارکہ میں و اذا سألتموھن متاعًا کے حکم سے یہ بیان فرمایا گیا کہ اول تو بغیر کسی ضرورت کے اگرچہ پردہ کی رعایت بھی کی جارہی ہو، کسی مرد کا عورت سے بات کرنا بھی شریعت کو پسند نہیں ہے۔ ثانیاً یہ کہ اگر کوئی ضرورت پیش آجائے اور کوئی چیز طلب کرنی ہو تو پردہ کے پیچھے سے طلب کریں تو لفظ فاسئلوھن من وراء حجاب صراحت کے ساتھ پردہ کا حکم عائد کررہا ہے۔

اس کے بعد ذٰلکم اطھر لقلوبکم وقلوبھن اس امر کو واضح کررہا ہے کہ قلوب کی طہارت و پاکیزگی پردہ ہی پر موقوف ہے، پردہ دلوں کی طہارت کا ضامن ہے۔ اور بے پردگی قلوب کی گندگی ہے۔

عورتوں کا بے پردہ پھرنا بازاروں اور مجلسوں میں مرد و زن کا اختلاط زمانہ جاہلیت کا طریقہ تھا، قرآن کریم نے جاہلیت کے اس ناپاک طرز معاشرت کو بڑی سختی سے منع فرمایا۔ ازواج مطہرات کو خطاب کرتے ہوئے منجملہ دیگر آداب و احکام یہ حکم بھی فرمایا گیا۔

وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولی واقمن الصلوۃ وآتین الزکوۃ واطعن اللہ ورسولہ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا واذکرن ما یتلی فی بیوتکن من ایات اللہ والحکمۃ۔

(الاحزاب پ ۱)

اور (تم کو بھی حکم ہے) قرار پکڑو اپنے گھروں میں اور بے پردہ (اپنی زیبائش) دکھاتی نہ پھرو، پہلے زمانہ جاہلیت میں بے پردہ پھرنے کی طرح اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرتی رہو (اگر مال بقدر نصاب ہو) اور اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرتی رہو، اور اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اے اہل بیت تم سے گندگی کو دور کردے اور تم کو صاف ستھرا اور پوری طرح پاک بنادے اور یاد کرو اور پڑھتی رہو جو پڑھی جاتی ہے تمہارے گھروں میں اللہ کی آیتیں (اس کے احکام اور باتیں) اور حکمت و دانائی کی چیز

اسلام سے پہلے زمانہ جاہلیت میں عورتیں بے پردہ باہر پھرا کرتی تھیں، اور اپنے بدن اور لباس کی زیبائش کا علانیہ مظاہرہ کرتی تھیں۔ اسلام اس بد اخلاقی، بے حیائی اور بے غیرتی کی روش کب برداشت کرسکتا تھا۔ اس کی تعلیم تو عورتوں کے لئے حیا اور عفت و پاکدامنی اور نفس پرستوں کی خائن نظروں سے ان کی عزت و ناموس کے دامن کو بے غبار رکھنا ہے، اس کو یہ باتیں جن سے حیا اور غیرت کا دامن پارہ پارہ ہوتا ہے کیونکر گوارا ہوسکتی ہیں تو حکم دیا گیا کہ عورتیں گھروں میں رہیں اور زمانہ جاہلیت کی طرح باہر نکل کر اپنے حسن و جمال کی نمائش نہ کرتی پھریں۔

بعض لوگ بے پردگی کے جواز کے لئے بعض مفسرین کی بیان کردہ روایات پیش کردیتے ہیں جو ان حضرات مفسرین نے آیۃ ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا (کہ وہ عورتیں ظاہر نہ کریں اپنی زینت سے کوئی چیز بجز اس کے کہ جو اس میں سے ظاہر ہوجائے) کی تفسیر میں بیان کی ہیں اور ان میں چہرہ، ہاتھ اور قدموں کو بیان کیا گیا ہے، حالانکہ یہ ایک کھلا ہوا دھوکہ ہے۔ چہرہ، ہاتھ اور قدم کا استثناء مسئلہ حجاب اور پردہ میں نہیں بیان کیا گیا بلکہ یہ مسئلہ ستر سے متعلق ہے حجاب اور ستر دونوں علیحدہ چیزیں ہیں حجاب اور پردہ اجنبی اور نامحرم مردوں سے ہے اور ستر کا مسئلہ لباس یا بدن کے چھپانے سے ہے کہ عورت اپنی گھریلو زندگی اور اپنے محرموں باپ بھائی بیٹے، بھانجے، بھتیجے کے سامنے اپنے بدن کو کتنا چھپا ہوا رکھے اور کس قدر حصہ اس کو کھولنے اور ظاہر کرنے اجازت ہے حتیٰ کہ اگر وہ تنہا بھی ہو تو بدن کے چھپانے یا اس کے ظاہر رکھنے کی شریعت نے اس کے واسطے کیا حدود مقرر کی ہیں تو اس آیۃ ولا یبدین زینتھن میں ستر کا مسئلہ ذکر فرمایا گیا ہے اور حجاب و پردہ کا مسئلہ سورۃ احزاب کی آیتوں میں بیان کردیا گیا، جس کی تفصیل قارئین کے سامنے آچکی۔

الغرض اس آیۃ میں اس استثناء سے بے پردگی کا جواز نکالنا شریعت کے طے کردہ مفہوم اور اجماعی تفسیر میں تحریف اور

تبدیلی کرتا ہے۔ اور پھر سوچنے کی بات یہ ہے کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ شریعت پاؤں کے زیور کی آواز کی احتیاط کا تو حکم فرمارہے حالانکہ محض اس آواز میں فتنہ کا احتمال کم ہے بہ نسبت چہرہ کھول کر بازاروں میں اپنے حسن کی نمائش کرتے ہوئے پھرنے کے تو عقلاً و نقلاً یہی متعین ہے کہ اس استثنا کا پردہ کے مسئلے سے کوئی تعلق نہیں، شریعت نے پردہ کا مفہوم صاف اور واضح طور پر واذا سألتموھن متاعا فاسئلوھن من وراء حجاب۔ میں بیان کردیا ہے اور شریعت کے واضح اور غیر مبہم ارشادات سے یہ بات متعین ہے کہ شریعت اسی بات کو پسند کرتی ہے کہ مسلمان عورت صرف اپنے گھر کی زینت بنے نہ یہ کہ باہر نکل کر رونق مجلس ہو۔ اور عیاشیوں کی تفریح طبع کا سامان بنے، بے پردہ اپنی آرائش کا مظاہرہ کرتی پھرے اور اس بات کا موقع دے کہ شیطان اس کی تاک جھانک میں لگیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یورپ میں اخلاقی تباہی اور بربادی اور فواحش اور بدکاریوں کی ابتداء بے پردگی سے ہوئی۔ بے پردگی نے جسمانی زیبائش کا راستہ کھولا۔ پھر اس نے بے حیائی کی صورت اختیار کرلی بے حیائی نے عریانی بداخلاقی اور بدکاری کے سارے دروازے کھول دیئے، اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ اب یورپ انسانوں کی سرزمین نظر نہیں آتا بلکہ وہاں کے ہوٹل، کلب اور سیرگاہیں شہوت پرست گدھوں کی چراگاہ معلوم ہوتی ہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ عورت پہلے تو حجاب (پردہ) سے نکلتی ہے، پھروہ آپے سے باہر ہوجاتی ہے۔ حتیٰ کہ پھر مرد کے قبضہ سے بھی نکل جاتی ہے۔ اسلام نے جس نظام معاشرت کی دنیا کو تعلیم دی ہے وہ طہارت و تقویٰ اور عفت و پاک دامنی کا ضامن ہے اس میں اعمال و اخلاق کی خوبیاں مضمر ہیں، اسی میں عزت ہے، اور عافیت بھی۔

مسلمانوں کو حق تعالیٰ شانہ نے اسلام ہی کی بدولت عزت عطا فرمائی ہے۔ اس کی ایمانی غیرت اور دینی جذبۂ حمیت کہ ہرگز یہ گوارا نہ ہونا چاہیئے کہ وہ اسلامی طرزمعاشرت چھوڑ کر غیروں کی وضع و قطع طور طریق اور ان قوموں کا تمدن اختیار کرے جو خدا کے مغضوب ہیں۔

فاروق اعظم کا یہ فرمان ہم کو قلب و دماغ کی گہرائیوں میں رچا لینا چاہیئے نحن قوم اعزنا اللہ بالاسلام یعنی بے شک ہم وہ قوم ہیں جس کو اللہ نے اسلام کی بدولت عزت دی ہے۔

انگریز مسلمانوں کا مکار اور خطرناک دشمن ہے۔ اس نے ہم میں سے ناقص الفہم لوگوں کو آزادیٔ نسواں کا لفظ رٹا کر بے حجابی، بے حیائی، عریانیت اور بدکاریوں میں مبتلا کردیا اور طرح طرح کی گندگیاں اسلام کے عفت مآب نظام معاشرت میں پیدا کرنے کے لئے مختلف قسم کے جال پھیلا دیئے جس میں اسلام سے محبت نہ رکھنے والے لوگ بڑی تیزی سے پھنستے جارہے ہیں اور بھول گئے کہ وہ یورپ جس نے آزادی نسواں کے نام پر فریب عنوان سے اس لعنت اور گندگی کو پھیلایا اس سے ہماری قومی اور ملی اقدار کس قدر پامال ہوچکی ہیں اور اسلامی عظمتوں سے دور ہوکر مغربی معاشرت کی گندگیوں میں آلودہ ہوگئے۔

عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا منشا تو یہ تھا کہ عورت کو باہر نکلنے کی کسی بھی حالت میں اجازت نہ ہو، حتیٰ کہ وہ اس بات کو بھی پسند نہ کرتے تھے کہ عورتیں مسجدوں میں جاکر نماز ادا کریں لیکن شریعت نے اس قدر تنگی تو نہیں رکھی البتہ پردہ کی رعایت و پابندی کے ساتھ بضرورت باہر جانے کی اجازت دے دی، حتیٰ کہ وہ اس بات کو بھی پسند نہ کرتے تھے کہ عورتیں مسجدوں میں جاکر نماز ادا کریں۔ لیکن شریعت نے اس قدر تنگی تو نہیں رکھی البتہ پردہ کی رعایت و پابندی کے ساتھ بضرورت باہر جانے کی اجازت دے دی، حتیٰ کہ اگر کوئی عورت مسجد میں جائے تو کسی قسم کی زینت ہرگز ہرگز اختیار نہ کرے۔

مشہور محدث ابن خزیمہ نے بروایۃ موسیٰ بن یسار بیان کیا کہ ایک عورت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سامنے سے گزری، اس کا لباس خوشبو سے مہک رہا تھا ابوہریرہؓ نے اسے تنبیہی لہجہ میں پکارا یا امۃ الجبار تو کدھر جارہی ہے اس نے کہا اے ابوہریرہؓ میں مسجد جارہی ہوں۔ فرمایا اچھا اور تو نے خوشبو بھی لگا رکھی ہے۔ جا واپس لوٹ اور غسل کر،

بہر کیف قرآن و حدیث نے مسئلہ حجاب کو روشن اور واضح دلائل کے ساتھ بیان فرما دیا ہے جس میں کسی قسم کے شک و تردد کی گنجائش نہیں۔

ہر مسلمان پر اللہ کے تمام احکام کی اطاعت و پابندی لازم ہے ہمیں چاہیئے کہ اپنی معاشرت و زندگی پوری طرح احکام اسلام کے تابع بنائیں، مغربی تمدن ہلاکت اور تباہی کا سامان ہے جس میں دین و دنیا اخلاق و ایمان کی تباہی و بربادی ہے اللہ کی ناراضگی اور اس کے غضب کو دعوت دینا ہے مسلمان کی ایمانی غیرت و حمیت کو ہرگز یہ گوارا نہ ہونا چاہیئے وہ مغربی اقوام کی ناپاک اور ذلیل معاشرت اختیار کریں وہ لوگ جو بے پردگی کو رواج دیتے ہیں ان کا عمل اور ان کے افکار و خیالات اسلام کے نظریات اور اس کے معاشرتی احکام و فرائض کے ساتھ بغاوت ہے ان کو حق تعالیٰ شانہ کی اس وعید اور دھمکی سے غافل نہ ہونا چاہیئے۔

| | |
|---|---|
| فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم ؕ | پس ڈرنا چاہیئے ان لوگوں کو جو اللہ کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کوئی فتنہ و مصیبت آگھیرے یا ان پر کوئی دردناک عذاب مسلط ہو جائے۔ |

خداوند عالم تمام مسلمانوں کو احکام اسلام کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔ اور وہ زندگی عطا فرمائے جس سے وہ اور اس کا رسول راضی ہو۔

آمین یارب العلمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمدٍ وّ آلہ واصحابہ اجمعین ؕ

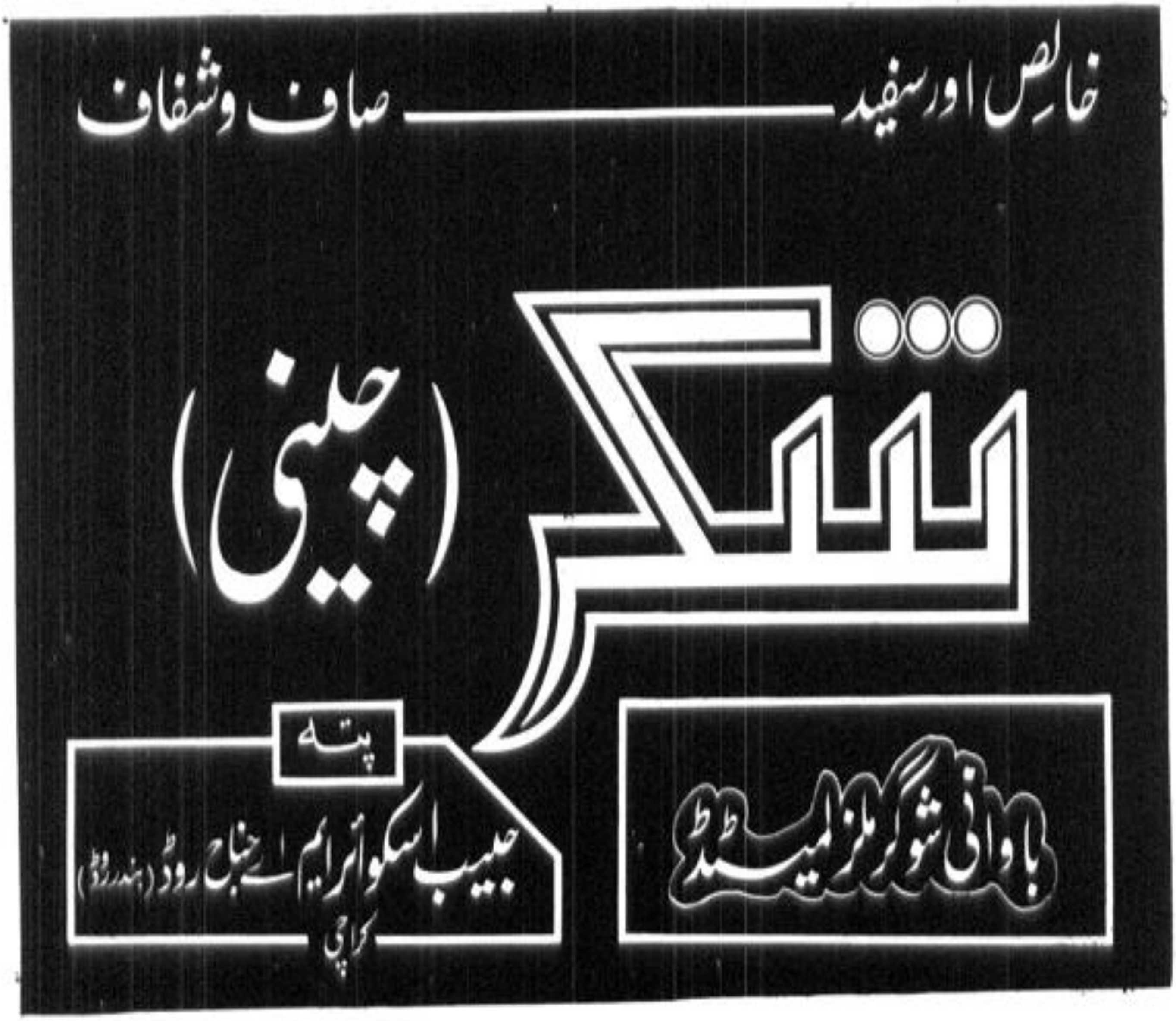

# مسئلہ ختم نبوت

ضبط و ترتیب:- علی اصغر چشتی صابری ایم اے ایل ایل بی

## دلیل نمبر ۶

قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ویکلم الناس فی المھد وکھلا۔ (المائدہ: ۱۱۰)

یہاں پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے منجملہ اور انعامات کے حضرت عیسٰی علیہ السلام کے کلام فی المھد و کلام فی الکہولۃ کو بطور معجزہ اور خارق عادت ذکر فرمایا ہے۔ ورنہ یوں تو بچپن کی ایک خاص عمر میں پہنچ کر اور کہولت میں ہر شخص کلام کرتا ہے۔ اس طرح معجزہ اور انعام یہ کلام بن ہی نہیں سکتا۔ اور نہ ہی یہ بات مسیح علیہ السلام کے ساتھ مختص رہتی ہے چنانچہ کلام فی المھد مرزا غلام احمد کو بھی تسلیم ہے۔ وہ لکھتا ہے "یہ عجیب بات ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے تو صرف مہد ہی میں بات کی ہے مگر اس لڑکے نے پیٹ میں دو مرتبہ باتیں کی ہیں۔"

تریاق القلوب۔ صفحہ ۴۱ قادیان

اب چونکہ یہ کلام فی المھد مسلم بین الطرفین ہو چکا ہے اس لیے ضروری ہے کہ کلام فی الکہولۃ بھی معجزانہ طور پر اور خرق عادت ہو اور وہ صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ ایک مدت تک حضرت عیسٰی علیہ السلام آسمان پر زندہ تسلیم کیے جائیں اور دوبارہ انہیں کا نزول مان لیا جائے اور ان کی حالت جیسے کہ قبل از رفع تھی۔ یعنی زمانہ کہولت بوقت نزول بھی کیفیت جسمانی زمانہ کہولت کی سی ہو اور وہ ویسی ہی کیفیت جسمانی کے ساتھ بات کریں۔ تاکہ یہ اللہ تعالیٰ کا انعام اور حضرت مسیح علیہ السلام کا معجزہ ثابت ہو۔ سو ہمارے عقیدے کے مطابق جیسا کلام فی المھد معجزہ ہے ایسا ہی کلام فی الکہولۃ بھی معجزہ ہے۔ ملاحظہ ہو تفسیر معالم التنزیل،

"وکھلاً ای اذا انزل اللہ تعالیٰ الی الارض انزلہ فی صورۃ ابن ثلاث وثلاثین سنۃ وھو الکھل فیقول لھم انی عبداللہ کما قال لھم فی المھد۔"

(معالم التنزیل طبع ہند صفحہ ۲۲۸)

نیز معالم التنزیل میں یہ بھی موجود ہے:

"وکھلاً، قال مقاتل اذا اجتمعت قوتہ قبل ان یرفع الی السماء وقال الحسین بن الفضل وکھلاً بعد نزولہ من السماء وقیل اخبر انہ یبقٰی حتی یکتھل وکلامہ بعد الکھولۃ واخبارہ عن الاشیاء معجزۃ۔

معالم التنزیل مع تفسیر ابن کثیر۔ جلد ثانی صفحہ ۱۴۲

(ب) وقیل وکھلاً نبیا بشرھا نبوۃ عیسٰی وکلامہ فی المھد معجزۃ وفی الکھولۃ دعوۃ وقال مجاہد وکھلاً ای حلیما

(تفسیر معالم التنزیل مصری مع ابن کثیر صفحہ ۱۴۲ جلد ثانی)

امام رازی (تفسیر کبیر جلد ۸) صفحہ طبع جدید میں تحریر فرماتے ہیں

وکھلاً ان یکون کھلاً بعد ان ینزل من السماء فی آخر الزمان ویکلم الناس ویقتل الدجال وقال الحسین بن الفضل فی ھذہ الایۃ نص فی انہ سینزل الی الارض۔

(جاری ہے)

کوشش کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا
ABC brother KNITTING MACHINE
SANAULLA CARPET YARNS
ABC BLANKETS
ABC KNITTING YARNS
ثناءاللہ وولن ملز لمیٹڈ
فاطمہ جناح روڈ۔ کراچی

# پشاور کانفرنس

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے امیر مرکزیہ ولی کامل شیخ طریقت سیدی الحاج حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالی سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کے حکم پر مرکزی مجلس کا ایک نمائندہ اجلاس ۳۰ اگست کو خانقاہ شریف میں ہوا جس میں مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد شریف صاحب جالندھری ناظم مالیات مولانا عزیز الرحمٰن صاحب ملتان، جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب مدیر ہفت روزہ ختم نبوت کراچی، مولانا اللہ وسایا مبلغ مرکزی خطیب جامع محمدی ربوہ، جناب ریاض الحسن گنگوہی ۔ مولانا نذیر احمد صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خان و مولانا نور الحق نور نے پشاور سے شرکت فرمائی اجلاس میں مجلس کی عمومی کارکردگی، مرکزی وفد کے غیر ملکی تبلیغی کام کی رپورٹ، مولانا محمد اسلم قریشی کے واقعہ، ربوہ اور ملک کے دوسرے حصوں میں مرزائیوں کی سوچی سمجھی اسکیم [illegible] مسلسل اشتعال انگیزیوں اور اسلام دشمن سرگرمیوں عام کھلی جارحیت حکومت اور انتظامیہ کے تغافل اور سرد مہری پر مفصل تبادلہ خیالات کیا گیا اور اس سلسلہ میں مثبت طریقہ سے مجلس کے تبلیغی پروگرام کو فعال بنانے کے متعلق چند اہم فیصلے کئے گئے۔ اس سلسلہ میں پشاور جنوں، اور ربوہ میں ختم نبوت کانفرنسیں کرنے کے پروگرام کو آخری شکل دی گئی۔ پشاور ۲۶ اگست، جنوں ۴، ۵ اکتوبر اور ربوہ ۲۸، ۲۹ اکتوبر کی تاریخیں مقرر ہوئیں۔ مجلس کے اس فیصلہ کے مطابق پشاور کی مرکزی جامع مسجد مدنی نمک منڈی میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا اعلان بذریعہ اشتہارات کیا گیا۔ کانفرنس کی نشست اول قبل از جمعہ اور نشست دوم بعد از نماز عشاء کا اعلان تھا۔ مگر مسلمانان پشاور کی عقیدہ ختم نبوت پر جاں نثاری اور عقیدت و محبت اور عشق رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر تحفظ ختم نبوت کانفرنس پشاور کی دو کی بجائے چھ نشستیں منعقد ہوئیں، جن کی مختصر رپورٹ دی جارہی ہے۔

**نشست اول:** ۔ جامع مسجد نمک منڈی نماز جمعہ سے قبل منعقد ہوئی جس میں مناظر اسلام ناظم شعبہ تبلیغ مجلس مرکزیہ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب اشعر نے دو گھنٹہ تک خطاب فرمایا آپ نے نہایت تفصیل کے ساتھ مجلس کی تبلیغی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی۔ اور مسئلہ ختم نبوت کے مختلف پہلوؤں پر سیر حاصل تبصرہ فرمایا مرزا غلام احمد قادیانی کی جعلی نبوت کے خلاف اہل اسلام کی جدوجہد میں علماء کرام کے کردار کا تذکرہ کرتے ہوئے حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی، پیر مہر علی شاہ گولڑوی انفرادی اور اجتماعی تبلیغی مساعی کرنے والوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے مجلس احرار السلام کی منظم طریقہ سے رد مرزائیت کی کوششوں کا ذکر کیا حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھریؒ، حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ کی بحیثیت امراء مجلس تحفظ ختم نبوت کی عظیم الشان جد و جہد کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ ۱۹۷۴ء میں آئین میں مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیرو کاروں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی آئینی ترمیم ان ہی فدایان ختم نبوت کی دعاء نیم شبی اور مجاہدین کی کوششوں اور شہداء ختم نبوت کی قربانیوں کا ثمرہ ہے مولانا نے نہایت ہی رقت انگیز انداز میں فرمایا کہ بقول حضرت انورشاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ اگر آج "ہم ختم نبوت کی حفاظت نہ کر سکیں تو پھر گلی کے کتے بھی ہم سے بہتر ہوں گے۔"

مولانا موصوف کا انداز بیان کچھ ایسا تھا کہ مدنی مسجد جو اپنی

وسعت کے لحاظ سے پشاور کی بڑی مسجدوں میں سے ایک ہے۔ جس میں موجود ہزاروں کے مجمعے نے، مجاہدین و شہداء ختم نبوت کو آنسوؤں کا نذرانہ پیش کر دیا۔ مولانا کی تقریر سے مسلمانوں کے دلوں میں حفاظت مسئلہ ختم نبوت کے متعلق ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا ہو گیا۔

**دوسری نشست** - جامع مسجد صدیق اکبر کوہاٹی گیٹ، میں مولانا اللہ وسایا صاحب خطیب جامع مسجد ربوہ نے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ مسلمان قیامت تک سنت صدیقی کے مطابق ختم نبوت کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دیں گے کذاب مدعیان نبوت کے خلاف جہاد جاری رکھیں گے سنت صدیقی مسئلہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے مسلمانوں کے لئے مشعل راہ ہے مولانا نے اپنے خطاب میں مجلس کے کام کی تفصیل سے حاضرین کو آگاہ کیا۔

**تیسری نشست** جامع مسجد شاہ فیصل شہید پشاور کینٹ کے منتظمین ایئر پورٹ ہی سے خطیب ملت مولانا عبد الشکور صاحب دین پوری کو اپنے ہمراہ لے گئے جہاں آپ نے خطاب فرماتے ہوئے اپنے مخصوص خطیبانہ انداز میں ختم نبوت کی اہمیت پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر میرے بعد نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتا لیکن میں آخری نبی ہوں میرے بعد نبوت ختم ہے۔ مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اعلان کے بعد ہر مدعی نبوت دجال اور کذاب ہے ختم نبوت پر میرے آقا علیہ التحیہ کی دو سو سے زائد احادیث اور رب کائنات جل مجدہ کی ایک سو سے زائد آیات قرآنی موجود ہیں جس کا انکار کفر ہے۔

**چوتھی نشست** جامع مسجد سرد چاہ آسیہ میں مبلغ ختم نبوت اسلام آباد مولانا عبد الرؤف جتوئی نے خطبہ جمعہ کے موقع پر اپنے خطاب میں مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی اندرون ملک اور بیرونی ملک تبلیغی سرگرمیوں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستانی مسلمانوں کا سرمایہ افتخار ہے جس کی فعال قیادت میں مجلس کے مبلغ اندرون ملک اور بیرونی ملک کذاب مدعیان نبوت کے تعاقب میں مصروف تبلیغ ہیں۔ مجلس مسلمانوں کے تعاون سے تبلیغی مشن کو مزید وسعت دیگی۔

**پانچویں نشست** جامع مسجد نور گلبرگ کالونی میں نماز عصر کے بعد ایک تبلیغی اجتماع ہوا جس میں مولانا نور الحق نور نے مجلس تحفظ ختم نبوت کا مختصر سا تعارف پیش کرنے کے بعد مولانا عبدالرحیم صاحب اشعر کو خطاب کی دعوت دی۔ مولانا اشعر صاحب نے اپنے مناظرانہ خطاب میں مرزا غلام احمد قادیانی کے متضاد دعویٰ کا پوسٹ مارٹم کرتے ہوئے اعلان فرمایا کہ مرزائیت انگریزوں کا خود کاشتہ پودا اور سامراجیت کا گماشتہ یہودیت کا جٹھ واں بھائی؟ مرزا غلام احمد قادیانی سے متعلق مولانا نے اعلان کیا کہ اگر کوئی شخص مرزا کو ہماری موجودگی میں شریف انسان یا سچا انسان بھی ثابت کر دے تو ہم اس کو منہ مانگا انعام دینے کو تیار ہیں اس سلسلہ میں مولانا نے اپنی تقریر کے دوران مرزائی کتابوں سے کئی حوالے ثبوت کے طور پر پیش کئے۔

**چھٹی اور آخری نشست** جامع مسجد مدنی نمک منڈی بعد نماز عشاء زیر صدارت امیر مرکزیہ شیخ المشائخ مرشد العلماء السیدی مولانا الحاج خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ منعقد ہوا۔ استاد القراء مولانا قاری فیاض الرحمٰن صاحب کی تلاوت قرآن حکیم سے شروع ہوا۔ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور منظوم نذرانہ عقیدت پیش کرنے کے بعد مبلغ مجلس خطیب جامع محمدیہ ربوہ مولانا اللہ وسایا صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کچھ عرصہ سے ملک میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی ارتداد کی سرگرمیوں، تحریری اور تقریری طریقہ سے اسلام کے خلاف مرزائیوں کی اشتعال انگیزیوں اور عام کھلی جارحیت کا ذکر کرتے ہوئے حکومت اور انتظامیہ کی سرد مہری پر شدید رنج اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی ۳۵ سالہ تاریخ گواہ ہے کہ جس بھی حکمران نے غداران ختم نبوت کی سرپرستی کی ہے۔ ان کا برا حشر ہوا ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ روز محشر میں بھی ان کی قسمت میں تباہی و بربادی ہے۔ مولانا نے برسر اقتدار طبقہ سے اپیل کی کہ وہ ماضی کے حالات اور واقعات سے عبرت حاصل کرے مرزائیوں اور ان کے سرغنہ مرزا طاہر کی اسلام دشمن وطن دشمن سرگرمیوں کا نوٹس لے کر مسلمانوں کو مطمئن کرے۔ آپ کی پر جوش تقریر کے بعد مجلس مرکزیہ کے رکن شوریٰ مولانا نور الحق نور نے پشتو میں تقریر کرتے ہوئے چند قرار دادوں کی منظوری لی۔

آخری تقریر شہنشاہ خطابت مبلغ اسلام مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری نے مقام رسالت، شانِ رسالت اور شان ختم نبوت کے عنوان کے تحت فرمائی۔ آپ نے اعلان فرمایا کہ ہم ختم نبوت کی حفاظت کے لئے اپنا سب کچھ نچھاور کر دیں گے۔ آپ نے پر زور الفاظ میں فرمایا کہ مبلغ ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی شہید کے مقدس خون کی قسم کہ جب تک ہماری رگوں میں خون کا آخری قطرہ بھی باقی ہے ہم ختم نبوت کے سارقوں کا تعاقب جاری رکھیں گے۔ آپ نے صاحبانِ اقتدار کو تنبیہ کرتے ہوئے کہا کہ تم جس طرح بھی چاہو اقتدار کی حفاظت کر لو ہم تو اس ملک میں تم سے عزت اور حرمت سرکار طیبہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس و تاج وتخت ختم نبوت کی حفاظت کا مطالبہ کرتے ہیں اگر یہ کام تم سے نہ ہو سکا تو پھر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کی یہ فوج سر پر کفن باندھ کر عقیدہ ایمانی کی حفاظت کرنا جانتی ہے ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت شمع ختم نبوت کی عہد جدید کی شاہد ہے۔

اجلاس رات گئے حضرت امیر مرکزیہ کی رقت انگیز دعا پر ختم ہوا

اجلاس میں منظور شدہ قرار دادیں۔

قرارداد ۱ میں مولانا اسلم قریشی کے اغوا کے بعد شہادت پر غم و غصے کا اظہار کیا گیا اور اعلان کیا گیا کہ مسلمان شہید ختم نبوت کے قاتلوں کو نہ بھول سکتے ہیں اور نہ معاف کریں گے اور شہید ختم نبوت کے مقدس خون امت مسلمہ رائیگاں جانے نہ دے گی۔

قرارداد ۲ میں ہیڈ آف دی ربوہ کی مسلسل اشتعال انگیز تقریروں اور اسلام دشمن سرگرمیوں مرزائی اخبارات اور رسائل کی خلاف اسلام تحریروں پر حکومت کو متوجہ کرتے ہوئے پر زور الفاظ میں مطالبہ کیا گیا کہ مرزائیوں کے سرغنہ اور مرزائی رسائل و اخبارات پر مکمل پابندی عائد کر کے ان کو عبرتناک سزا دی جائے۔

قرارداد ۳ میں کہا گیا کہ مجلس کے زیر اہتمام یہ عظیم الشان کانفرنس مملکت خداداد پاکستان میں ایم آر ڈی اور حکومت کے مابین چپقلش کو انتہائی تشویش کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے صاحب اقتدار ذمہ دار افراد سے پر زور الفاظ میں مطالبہ کرتی ہے کہ ملک ملت کے وسیع تر مفاد کے پیش نظر ملک کے اہم سیاسی زعماء اور ایم آر ڈی کے مرکزی لیڈروں سے مفاہمانہ بات چیت کر کے ملک میں پیدا شدہ پیچیدگی اور تشویشناک صورتحال کو ختم کر کے ملکی وقار سالمیت میں اپنا مثبت کردار ادا کرے۔

## بقیہ۔ ابتدائیہ

یہ بات ہماری سمجھ سے بالاتر ہے کہ ایک اسلامی مملکت میں یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے۔ عوام اور حکومت دونوں یہ چاہتے ہیں کہ قرآن وسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے مطابق یہاں زندگی گذاریں لیکن یہ رکاوٹیں کہاں سے پیدا ہو رہی ہیں کیا حکومت نے اس کا نوٹس لیا۔

حکومت نے تو عزم کیا تھا کہ وہ نفاذ اسلام کا کام کرے گی گذشتہ چھ سال طویل کا عرصہ گذر گیا لیکن وہ کام ابھی تک صحیح معنوں میں شروع نہیں کیا جا سکا۔ چند حدود و تعزیرات، زکوٰۃ و عشر کے نفاذ سے نفاذ کا وعدہ پورا نہیں کیا جا سکتا۔

ہمیں ان لوگوں کو حکومت کی مشنری سے باہر نکالنا ہوگا۔ جو اس راہ میں رکاوٹ بن رہے ہیں۔ بیوروکریسی کا یقیناً خاتمہ کرنا ہوگا۔ جو ملک کو دیمک کی طرح چاٹ رہا ہے اور اپنے ذاتی مفاد کے لیے نفاذ اسلام کی راہ میں رکاوٹ بن رہے ہیں۔ اس کے علاوہ قادیانی ٹولہ بھی اس سازش میں ملوث ہے کہ ملک میں نفاذ کا عمل کامیاب نہ ہو سکے۔

اور ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ وفاقی شرعی عدالت کو مکمل اختیارات کے ساتھ اپنے عمل کو جاری رکھے۔ اس استثناء کو ختم کر کے غیر اسلامی قوانین کو سماعت کرنے اور اسے کالعدم قرار دینے کا اختیار بھی دے تاکہ ملک سے غیر اسلامی قوانین کا جلد از جلد خاتمہ ہو جائے

## بقیہ: خصائل نبویؐ

سے پوچھا گیا کہ اس میں زہر ملایا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لیے انتقام نہیں لیا اس لیے اس عورت کو اس وقت معاف فرما دیا گیا۔ لیکن بشر بن براء صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس زہر سے شہید ہوئے اس لیے روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی شہادت پر اس عورت کو قصاصاً یا تعزیراً قتل فرمایا۔ اس کے بارے میں مختلف روایتیں آتی ہیں۔ بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ قصاص لیا بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ نہیں لیا، اور دونوں صحیح ہیں جیسا کہ اصل واقعہ سے معلوم ہو گیا۔ ایسی صورت میں شرعاً قصاص واجب ہوتا ہے یا دیت وغیرہ۔ یہ فقہی مسئلہ ہے جو ائمہ میں مختلف ہے اور علمی بحث ہے اس لیے ترک کر دی گئی۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ کہنا کہ گمان یہ ہے کہ یہود نے زہر ملایا تھا، یہ ان کے خیال کی بنا پر ہے بظاہر ان کو تحقیق نہیں ہوا۔ ورنہ اصل واقعہ محقق ہو چکا ہے اور یہود نے خود اقرار کیا کہ ہم نے ایسا کیا ہے جیسا کہ دوسری احادیث میں مفصل مذکور ہے۔

۱۸۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا مسلم بن ابراهیم حدثنا ابان بن یزید عن قتادة عن شهر بن حوشب عن ابی عبید قال طبخت للنبی صلی الله علیه وسلم قدراً وکان یعجبه الذراع فناولته الذراع ثم قال ناولنی الذراع فناولته ثم قال ناولنی الذراع فقلت یا رسول الله وکم للشاة من ذراع فقال والذی نفسی بیده لو سکت لناولتنی الذراع ما دعوت۔

ابو عبیدؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہانڈی پکائی۔ چونکہ آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بونگ کا گوشت زیادہ پسند تھا۔ اس لیے میں نے ایک بونگ پیش کی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری طلب فرمائی میں نے دوسری پیش کی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اور طلب فرمائی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکری کی دو ہی ہوتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تو چپ رہتا تو میں جب تک مانگتا رہتا اس دیگچی سے بونگیں نکلتی رہتیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ مسند احمد میں اس روایت کے ہم معنی ابو رافع سے منقول ہے۔ ظاہر یہ ہے کہ یہ قصہ دونوں کے ساتھ پیش آیا۔ اس میں کچھ استبعاد نہیں اس قسم کے واقعات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات میں بکثرت ملتے ہیں۔ چند واقعات قاضی عیاضؒ نے شفا میں ذکر کیے ہیں حضرت ابو ایوب انصاریؓ نے ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت ابوبکرؓ کی دعوت کی اور اتنا کھانا تیار کیا کہ جو دو آدمیوں کو کافی ہو جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ شرفاء انصار میں سے تیس آدمیوں کو بلاؤ۔ وہ بلا کر لائے اور ان کے کھانے کے حضور صلی اللہ علیہ نے فرمایا اب ساٹھ آدمیوں کو بلا کر لاؤ۔ ان کے فارغ ہونے کے بعد اوروں کو بلایا۔ غرض ایک سو اسی نفر کو یہ کھانا کافی ہو گیا۔ حضرت سمرہؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہیں سے ایک پیالہ میں گوشت آیا اور صبح سے لے کر رات تک مجمع آتا رہا اور اس میں سے کھاتا رہا۔ حضرت ابوہریرہؓ کے پاس ایک تھیلی میں چند کھجوریں دس دانوں سے کچھ زیادہ تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کچھ کھانے کو ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ چند کھجوریں اس تھیلی میں ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اس تھیلی میں سے تھوڑی سی نکالیں اور ان کو پھیلایا اور دعا پڑھی اور فرمایا کہ دس دس نفر کو بلاتے رہو اور کھلاتے رہو اسی طرح پورے لشکر کو کافی ہو گئیں اور جو بچیں وہ حضرت ابوہریرہؓ کو واپس کر دی گئیں اور ارشاد فرمایا کہ اس تھیلی میں سے نکال کر کھاتے رہنا۔

# گلہائے عقیدت

صبا ذرا ٹھہر جا کے چلیو، میں دے رہا ہوں سلام اپنا
گذر گئی رات روتے روتے، یہ درد بھرا پیام اپنا

وہ خاک ہے جس کا ذرہ ذرہ، دل دردمند کی تمنا
اے کاش وہیں صبح و شام گذرے، اے کاش وہیں ہو مقام اپنا

اس ارض مقدس میں لاش میری، دفن ہو یہ آرزو ہے دل کی
خدا کرے یہ آرزو ہو پوری، یہی ہے صلہ و انعام اپنا

کسی کو کوئی خبر نہیں ہے، کسی کو کوئی پتہ نہیں ہے
یہ تیرا فضل و کرم ہے مولا، کہ مجھ کو ملا سرخ جام اپنا

سحر سے یونہی تڑپ تڑپ کر، میں کیسے بیٹھا ہوں اس گلی میں
مجھے بتا دیجئے گا چشتی، خدا کے لیے اب مرام اپنا

چشتی

WEEKLY **Khatme-Nubbuwat** KARACHI
Registered S. No. 3220

اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ (الحدیث)

# دوسری سالانہ آل پاکستان ختمِ نبوت کانفرنس ربوہ

۲۸/۲۷ اکتوبر جمعرات، جمعہ

قادیانی اسلام دشمنی میں اس حد تک آگے بڑھ گئے ہیں کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گورونانک سے تشبیہ دیکر پوری امت محمدیہ کے قلوب و جگر کو زخمی کیا ان کی شورہ پشتی کا یہ عالم ہے کہ انہوں نے اسلم قریشی کو اغوا و قتل کرنے کا بھیانک جرم کر کے پوری امت کی غیرت کو للکارا ہے۔

امت محمدیہ کا اب کیا کردار ہونا چاہیئے۔ عرب و عجم کے دینی، مذہبی رہنما اسلامیان پاکستان کے سامنے اپنا نقطۂ نظر پیش کریں گے۔ ابھی سے تیاری شروع کر دیں خود شریک ہوں اوروں کو آمادہ کریں

رابطہ کیلئے:۔ عزیز الرحمٰن جالندھری آفس سیکرٹری مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان۔ پاکستان
فون نمبر ملتان ۷۶۳۳۸ - کراچی ۷۱۶۷۱ . ربوہ ۴۶۶